بیان نمبر:11

جمعة المبارك

نحمده ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الکریم،اما بعد

سامعین گرام قدر!

آج ہمارے بیان کا موضوع ہے **"بھکاری مافیاکی تباہ کاریاں"**

اس موضوع کے انتخاب کی ایک وجہ یہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل کہیں جارہا تھا کہ راستے میں ایک بینر پر لکھی یہ تحریر پڑھی "**بھکاری مافیا پر پابندی لگاؤ**"، اس وقت کی یہ بات ذہن میں بیٹھ گئی کہ صرف بینر لگانے سے کبھی بھی اس خطرناک بیماری سے ہمارا معاشرہ پاک نہیں ہوگا بلکہ اس کیلئے بھرپور تحریک کی حاجت ہے جو ہمارے ہر پلیٹ فارم سے اٹھے،خواہ ممبر ومحراب کی زینت علماء کرام ہوں،صحافت ومیڈیا سے وابستہ افراد ہوں..یا..دانشور ولیکچرار ہوں سب مل کر جب تک اس کینسر نما بیماری کیلئے عوام میں شعور بیدار نہیں کریں گے اس وقت تک کبھی بھی اس نحوست سے ہمارا معاشرہ پاک نہیں ہوسکتا۔آج اچانک ذہن میں خیال آیا کہ ابھی ماہ رجب وشعبان کا مہینہ ہے عموماً ان میں مسلمان اپنی زکوۃ دیتے اور رمضان المبارک میں فطرہ اور ڈھیروں صدقات وخیرات کرتے ہیں ،یہ بہترین موقع ہے کہ عوام کو اس خطرناک فتنے کے حوالے سے متوجہ کیا جائے۔ان شاءاللہ العزیز! پہلے ہم یہ بتائیں گے کہ کیا اسلامی تعلیمات اس چیز کی اجازت دیتی ہیں، پھر اس کے معاشرتی نقصانات پر کلام کریں گے۔(عوام میں بالخصوص اس کے معاشرتی نقصانات ضرور بیان کریں)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ **مفتی محمد امجد علی اعظمی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

آج کل ایک عام بلا یہ پھیلی ہوئی ہے کہ اچھے خاصے تندرست چاہیں تو کما کر اوروں کو کھلائیں ،مگر انہوں نے اپنے وجود کو بیکار قرار دے رکھا ہے،کون محنت کرے،مصیبت جھیلے،بے مشقت جو ملے تو تکلیف کیوں برداشت کرے۔ناجائز طور پر سوال کرتے اور بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور بہتیرے (بہت سے) ایسے ہیں کہ مزدوری تو مزدوری، چھوٹی موٹی تجارت کو ننگ وعار (شرم کا باعث) خیال کرتے اور بھیک مانگنا کہ حقیقۃً ایسوں کیلئے بے عزتی وبے غیرتی ہے مایۂ عزت جانتے ہیں اور بہتوں (بہت سوں) نے تو بھیک مانگنا اپنا پیشہ ہی بنا رکھا ہے، گھر میں ہزاروں روپے ہیں ،سود کا لین دین کرتے ، زراعت (کھیتی باڑی) وغیرہ کرتے ہیں مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے ،ان سے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ"یہ ہمارا پیشہ ہے"،واہ صاحب واہ! کیا ہم اپنا پیشہ چھوڑ دیں۔حالانکہ ایسوں کو سوال حرام ہے اور جسے انکی حالت معلوم ہو،اسے جائز نہیں کہ انکو دے۔(بہار شریعت،ج1ح5ص940,941،مطبوعه مکتبة المدینه)

اب اس حوالے سے چند فرامینِ مصطفیٰ ﷺ سنیے اور اندازہ لگائیے کہ آقائے دوجہاں ﷺ ایسے بھکاریوں اور سائلوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

بخاری ومسلم میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی سوال کرتا (بھیک مانگتا رہے گا) یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسکے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا نہیں ہوگا۔(صحیح مسلم،کتاب الزکاۃ،باب کراھة المسألة للناس ،الحدیث:1040،ص518)

طبرانی کبیر میں اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور امام ترمذی وبیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بغیر حاجت کے سوال کرتا (بھیک مانگتا) ہے، گویا وہ (آگ) کا انگارہ کھاتا ہے۔

(المعجم الکبیر،باب الحاء،ج4ص15،الحدیث: 3506)

صحیح مسلم وابن ماجہ شریف میں حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مال بڑھانے کیلئے سوال کرتا (بھیک مانگتا) ہے وہ (آگ کے) انگارے کا سوال کرتا ہے،(اب اسے اختیار ہے کہ) چاہے تو زیادہ مانگے..یا..کم کا سوال کرے۔(صحیح مسلم،کتاب الزکوہ،باب کراھة المسألة للناس،ص518،الحدیث:1041)

یعنی یہ شخص بھیک مانگ کر گویا اپنے لئے آگ جمع کررہا ہے اب اسی پر فیصلہ ہے کہ اپنے لئے زیادہ آگ جمع کرے یا کم۔

امام ابوداؤد، امام ابن حبان اور ابن خزیمہ نے حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سوال کرے (بھیک مانگے) اور اسکے پاس اتنا ہے کہ جو اسے (بھیک مانگنے سے) بے پرواہ کردے، (پھر بھی مانگتا ہے تو) وہ آگ کی زیادتی چاہتا ہے، لوگوں نے عرض کی، (یارسول اللہ ﷺ) وہ کیا مقدار ہے، جسکے ہوتے ہوئے سوال (بھیک مانگنا) جائز نہیں؟ (آپ ﷺ نے) فرمایا: صبح وشام کا کھانا۔(سنن ابی داؤد، کتاب الزکوۃ، باب من یعطیٰ من الصدقۃ وحد الغنی، ج2ص164، الحدیث:1629)

سبحان اللہ عزوجل! ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ تو یہ ارشاد فرمائیں کہ بھیک مانگنا صرف اسے جائز ہے جسکے پاس دو وقت کے کھانے کے علاوہ کچھ نہ ہو، لیکن ہمارے ہاں حال یہ ہے کہ ان پیشہ ور بھکاریوں کے عالیشان گھر، ان گھروں میں ٹی وی، ڈش، گاڑیاں، موٹر سائیکل اور پتا نہیں کیا کیا ہوتا پھر بھی بھیک مانگنے سے باز نہیں آتے۔ اللہ انہیں ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

امام احمد، امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے اور امام طبرانی نے معجم صغیر میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ (کرنے) سے مال کم نہیں ہوتا اور حق معاف کرنے سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندے کی عزت بڑھائے گا اور بندہ سوال (بھیک مانگنے) کا دروازہ نہیں کھولے گا مگر اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھول دے گا۔
(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عبدالرحمن بن عوف، ج1ص410، الحدیث:1674)

امام بخاری و ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے حضرت زبیر بن عوّام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
کوئی شخص رَسّی لیکر جائے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لا کر بیچے اور سوال (بھیک مانگنے) کی ذلت سے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو بچائے، یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے (بھیک مانگے) کہ لوگ اسے دیں.. یا..نہ دیں۔(صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، باب الاستعاف عن المسألۃ، ج1ص497، الحدیث:1471)

نوٹ: اسی کے مثل امام بخاری، مسلم، امام مالک، ترمذی، نسائی رحمۃ اللہ علیہم نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد اور امام نسائی رحمھم اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے (دینے) والا اور نیچے والا مانگنے والا ہے۔
(صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب بیان ان الید العلیا خیر من الید السفلی....الخ، ص515 الحدیث:1033)

امام ابوداؤد حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص نے حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوکر سوال کیا (کچھ مانگا) (آپ ﷺ نے) ارشاد فرمایا: کیا تمہارے گھر میں کچھ نہیں ہے؟ عرض کی، ہے، ایک ٹاٹ ہے جس کا ایک حصہ ہم (اوپر) اوڑھتے ہیں اور ایک حصہ (نیچے) بچھاتے ہیں اور ایک لکڑی کا پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں، (آپ ﷺ نے) ارشاد فرمایا: میرے پاس دونوں چیزوں کو حاضر کرو، انہوں نے حاضر کردیں۔ حضور ﷺ نے (ان دونوں چیزوں کو) اپنے دستِ مبارک میں لیکر ارشاد فرمایا: انہیں کون خریدتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کی، ایک درہم کے بدلے میں خریدتا ہوں، ارشاد فرمایا: ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ دو تین بار یہی ارشاد فرمایا، کسی اور شخص نے عرض کی، میں دو درہم کے بدلے لیتا ہوں۔ اس شخص کو دونوں چیزیں دے دیں اور درہم لے لئے اور انصاری کو دونوں درہم دیکر ارشاد فرمایا: ایک (درہم) کا راشن خرید کر گھر ڈال آؤ اور ایک کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ، وہ (کلہاڑی) لیکر حاضر ہوئے۔ حضور سید عالم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے اس میں دَستہ (ڈنڈا) ڈالا اور فرمایا: جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچو اور پندرہ دن تک تمہیں نہ دیکھوں (یعنی اتنے دنوں تک یہاں حاضر نہ ہونا) وہ گئے اور لکڑیاں کاٹ کر بیچتے رہے، اب حاضر ہوئے تو انکے پاس دس درہم تھے، چند درہم کا کپڑا خریدا اور چند کا راشن۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن سوال (بھیک مانگنا) تمہارے منہ پر چھالا ہوکر آتا۔ سوال (بھیک مانگنا) درست نہیں، مگر تین بندوں کیلئے، ایسی محتاجی والے کیلئے جو اُسے زمین پر لٹادے (یعنی اتنا بھوکا شخص کہ بھوک کی شدت کے باعث موت کے انتظار میں بستر پر پڑا ہو لیکن اس کے پاس بھوک مٹانے کیلئے کچھ نہ ہو، اسے اس قدر سوال کرنا جائز ہے کہ جس سے بھوک مٹا کر جان

بچا سکے) یا تاوان والے کیلئے جو رسوا کردے (یعنی وہ شخص جس پر کسی وجہ سے تاوان لازم ہوجائے اور وہ دینے کی طاقت نہیں رکھتا جبکہ تاوان لینے والا اسے ہر جگہ ذلیل ورسوا کردے، اسے صرف اتنا سوال جائز ہے جس سے تاوان ادا جائے اس سے زائد مانگنا ہرگز جائز نہیں) یا خون والے (دیت) کیلئے جو اسے تکلیف پہنچائے (یعنی جس سے غلطی سے کوئی شخص قتل ہوجائے تو اس پر شریعت مطہرہ نے مالی دیت لازم کی ہے جو اس نے میت کے ورثا کو دینی ہوتی ہے، اگر اسکے پاس اس قدر مال نہیں کہ دیت دے سکے اور اسی وجہ سے تکلیف میں ہے تو اس قدر سوال جائز ہے جس سے وہ دیت ادا کرکے تکلیف سے نکل جائے، اس سے زائد ہرگز جائز نہیں) (سنن ابی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب ماتجوز فیه المسألة ،ج2ص 168، الحدیث:1641)

سبحان اللہ! نبی رحمت شفیع امت ﷺ نے ہاتھ سے کمانے کا کیسا خوبصورت انداز سکھایا۔ اس غریب نادار انصاری کو کچھ مال دیکر وقتی طور پر اسکی ضرورت پوری نہیں کی، کہ بعد میں دوبارہ کسی سے مانگنا پڑے بلکہ اسکو رزق حلال اور اپنے ہاتھوں کی کمائی کا طریقہ کتنے خوبصورت انداز میں سکھایا۔ اس سے ہمارے ان ویلفیئر سوسائٹیز والوں کو بھی سیکھنا چاہئے جو اپنا دل خوش کرنے کیلئے اپنی مرضی کی اشیاء غریبوں کو دیتے ہیں، انہیں حاجت ہے چاول کی، یہ کپڑے دے رہے ہیں، انہیں کپڑوں کی تو یہ گھی دیتے ہیں، اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ اس بیچارے کی ضروریات ساری زندگی پوری نہیں ہوتیں، اس کا ایک بہترین حل یہ ہے کہ اس کو کوئی ایسا روزگار بنا دیا جائے جس سے وہ اپنی تمام ضروریات بھی پوری کرسکے اور ہمیشہ کیلئے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بھی محفوظ ہوجائے۔

امام طبرانی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھوکا یا محتاج ہو اس نے (اپنی بھوک یا محتاجی کو) لوگوں سے چھپایا اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ایک سال کی حلال روزی اس پر کشادہ فرمادے۔
(المعجم الصغیر، للطبرانی، ج1ص141، الحدیث:214)

افسوس کہ آج ہم اپنی تکالیف، پریشانیوں اور دکھوں کا ہر ایک کے سامنے اظہار کرتے اور ہر ایک سے ہمدردی وتعاون کی امید رکھتے ہیں لیکن جس بارگاہ سے سارے کام بنتے ہیں اسکے سامنے اپنی تکلیف بیان ہی نہیں کرتے۔ یہ حق ہے کہ اللہ رب العزت سب جانتا ہے لیکن اسے یہ پسند ہے کہ اس کے کسی بندے کو تکلیف پہنچے تو وہ اسکی بارگاہ میں جھکے اور اسی سے دعا کرے۔ خود فرماتا ہے: **ادعونی استجب لکم،،** (میرے بندو!) مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ ہم دور دور تک اپنی تکلیف کا چرچا کرتے ہیں لیکن جو ذات ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اسے نہیں پکارتے اس سے مدد نہیں چاہتے۔ وہ تو فرماتا ہے:,, **ونحن اقرب الیه من حبل الورید،،** ہم تمہاری شہ رگ سے بھی قریب ہیں۔ توحقیقۃً اس پر حق اسی ذات کا ہے کہ ہم اپنے دکھ تکلیف، پریشانیاں اسی کے سامنے سجدہ ریز ہوکر بیان کریں۔ اگر سچی تڑپ کیساتھ مانگیں گے تو وہ ضرور عطا فرمائے گا۔ یہ بندے تو بس ایک ذریعہ ہیں اسکی طرف سے مصیبتوں کے ٹلنے کا۔ اگر وہ نہ چاہے تو ساری مخلوقات مل کر بھی کچھ نہ کرسکیں۔ اور وہ چاہے تو جہاں سے امید نہ وہاں سے بھی کام بن جائیں۔

بعض بھکاری کہہ دیا کرتے ہیں کہ اللہ کیلئے دو، خدا کے واسطے دو، حالانکہ اسکی بہت سخت ممانعت آئی ہے۔ ایک حدیث میں (اللہ کے نام پر مانگنے والے کو) ملعون (لعنتی) فرمایا گیا ہے۔ اور ایک حدیث میں (تمام مخلوقات میں سب سے) بدترین مخلوق کہا گیا۔

البتہ اگر کسی نے اس طرح سوال کیا تو جب تک بری بات کا سوال نہ کرے.. یا.. خود سوال برا نہ ہو (جیسے مالدار.. یا.. ایسے شخص کا بھیک مانگنا جو قوی، تندرست اور کمانے پر قادر ہو تو ایسے کو دینا جائز نہیں اور ایسا نہ ہو تو اگر) یہ سوال کو بغیر کسی پریشانی کے پورا کرسکتا ہے تو (اللہ کے مبارک نام کا ادب یہی ہے کہ) اس کو دیا جائے کہ کہیں حدیث مبارکہ کے ظاہری الفاظ کی وعید کا مستحق نہ ہوجائے (الترغیب والترہیب میں حدیث نقل کی گئی جس میں اللہ کے واسطے سے مانگنے والے کو بھی ملعون فرمایا گیا اور جس سے اللہ کے واسطے سے مانگا گیا وہ اس پر انکار کردے تو اسے بھی) لیکن یہ یاد رہے اللہ کے نام کے ادب میں دینے کی اجازت اس سائل کو ہے جو پیشہ ور بھکاری نہ ہو بلکہ واقعی ضرورت مند ہو۔ پیشہ ور بھکاری کو دینے کی ہرگز اجازت نہیں کہ یہ تو گناہ پر مدد کرنا ہے اور ہمیں قرآن پاک میں اس سے منع کیا گیا۔ ارشاد فرمایا:,, **ولاتعاونوا علیٰ الاثم والعدوان،،** گناہ اور برائی کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ یہ بھی یاد رہے کہ جس کو

شریعت نے سوال کرنے کی اجازت دی ہے وہ بھی مسجد میں سوال نہ کرے، خصوصاً جمعۃ المبارک کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر کہ یہ حرام ہے۔ بلکہ بعض علماء فرماتے ہیں: مسجد کے سائل (بھکاری) کو اگر ایک پیسہ دیا تو اس کے کفارے میں ستر پیسے اور خیرات کرے۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو عرفہ کے دن میدان عرفات میں سوال کرتے دیکھا تو اسے دُرّے مارے اور فرمایا: کہ اس (عظیم) دن ایسی (عظیم) جگہ میں غیر خدا سے مانگتا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الزکوۃ، باب من لا تحل له المسألة ومن تحل له، ج1ص514، الحدیث:1855)

اس حدیث کو وہ بھکاری ضرور یاد کریں جو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے نام پر بھیک مانگتے ہیں اور روز محشر انکے دُرّے کھانے کیلئے تیار رہیں۔

ان چند احادیث سے معلوم ہوا کہ بھیک مانگنا بہت ذلت کی بات ہے بغیر ضرورت سوال نہ کرے اور حالتِ ضرورت میں بھی ان باتوں کا خیال رکھے جس سے شریعت نے منع فرمایا اور اگر کبھی سوال کی حاجت پڑ بھی جائے تو مبالغہ نہ کرے کہ لیے بغیر پیچھا نہ چھوڑے کہ شریعت مطہرہ میں اسکی بھی ممانعت آئی ہے۔

بھکاری مافیا کی معاشرتی تباہ کاریاں

ایک تحقیق کے مطابق صرف پاکستان کے شہر کراچی میں روزانہ کم وبیش 2 کروڑ سے زائد روپے بھکاریوں کو دیئے جاتے ہیں (اس تحقیق کے درست یا غلط ہونے کی ذمہ داری ہم پر نہیں ہے) یعنی پاکستان کے صرف شہر کراچی میں ماہانہ 60 کروڑ اور سالانہ 720 کروڑ روپے بھکاریوں کو دیئے جاتے ہیں، یہ صرف پاکستان کے ایک شہر کا حساب ہے۔ اسی سے پورے پاکستان پھر پوری دنیا کا حساب لگالیں، اگر ہمارے پاکستانی ان بھکاریوں کو بھیک نہ دیں تو ہمارے ملک کا پورا قرضہ اتر جائے بلکہ ہم دیگر ممالک کو قرضہ وامداد دینے والے بن جائیں۔ بچوں کے اغوا کاری میں سب سے زیادہ ہاتھ بھکاری مافیا کا ہے یہ بچوں کو اغوا کرتے پھر انکے ہاتھ پاؤں کاٹ کر، انکے ننھے چہرے تیزاب سے جلا کر بھیک منگواتے ہیں۔ اگر ان بھکاریوں میں سے کوئی مرجائے تو اسکی لاش کو لاوارثوں کی طرح کچرے کے ڈھیر پر پھینک دیتے ہیں پھر اس لاش پر میڈیکل کالجز کے سٹوڈنٹ چیر پھاڑ کرتے اور ڈاکٹری کی ڈگریاں لیتے ہیں۔

اب آپ حضرات بولیں گے اس میں ہم کیا کر سکتے ہیں؟ تو عرض ہے کہ یہ جو کچھ کیا ہے ہم سب نے ہی مل کر کیا ہے۔ اگر ہم ان پیشہ ور بھکاریوں کو پیسے نہ دیتے تو ان کو محنت ومزدوری کر کے کھانا پڑتا اور یہ سارے فتنے وجود میں نہ آتے۔ ہم نے ہی انکو پیسہ دے کر اس حد تک پہنچایا کہ آج ہمارے بچے سکول جاتے ہوئے محفوظ نہیں بلکہ ماؤں کے دلوں میں ڈر رہتا کہ کہیں میرے جگر کا ٹکڑا اغوا نہ ہو جائے، ہمارا پیسہ دینے کی وجہ سے ہی بیچارے اغوا شدہ بچے اپنے ہاتھ پاؤں سے محروم اور ننھے چہرے کو داغ دار کروا بیٹھتے ہیں، ہماری وجہ سے ہی بیچاری بچیاں اگر بھیک مانگنے سے انکار کریں تو انہیں بدکاری کے اڈوں پر بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ ہماری وجہ سے یہ بیچارے اغوا شدہ لوگ آخر کار جب زندگی کی بازی ہار جاتے ہیں تو لاوارث لاش کی طرح کچرے کے ڈھیر پر پڑے ہوتے ہیں اور آخر ہاسپٹل میں لاش پہنچ بھی گئی تو انکو چیر پھاڑ کر اندر سے خالی کر دیا جاتا ہے اور جب لاش ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کے بعد ان ہاسپٹل والوں کے کام کی بھی نہیں رہتی تو بالآخر بغیر غسل وکفن دفن کر دیا جاتا ہے۔

اس کا حل کیا؟ اس کا ایک ہی حل ہے ہم ان کو دینا چھوڑ دیں یہ سارے معاملات خود بخود ختم ہو جائیں گے۔

سوال: آپ نے فرمایا مسجد میں اپنے لئے سوال کرنے کی اجازت نہیں تو کیا دوسرے مستحق شخص کیلئے سوال کر سکتے ہیں۔

جواب: جی ہاں! اپنے لئے نہیں مانگ سکتے البتہ دوسرا مستحق ہو تو اس کیلئے اعلان کر سکتے ہیں، اور دینی کاموں کیلئے بھی مانگ سکتے ہیں۔ کہ سید عالم ﷺ سے مسجد نبوی شریف میں مستحق مسلمانوں اور دین اسلام کیلئے چندہ کرنا اور صحابہ کرام کا بڑھ چڑھ کر پیش کرنا ثابت ہے۔

خادم العلم والعلماء: **ابو حمزہ محمد آصف مدنی** غفرلہ المولیٰ القدیر
رابطہ نمبر: 0304.5845090 واٹس اپ نمبر: 0313.7013113